ادارۂ علوم اسلامیہ
علی گڈھ مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

ڈاکٹر محمد اقبال انصاری ڈائرکٹر ادارۂ علوم اسلامیہ

اگرچہ عرب وہند کے تعلقات بے حد قدیم ہیں اور ایک عرصہ دراز سے دونوں ایک دوسرے سے گوناگوں علمی، ثقافتی اور تجارتی روابط سے وابستہ رہے ہیں۔ تاہم ہندوستان کی آزادی کے بعد ان دیرینہ تعلقات کو مزید استوار کرنے اور نئے علمی و ثقافتی روابط پیدا کرنے کی غرض سے یہاں جو مختلف ادارے وجود میں آئے۔ ان میں علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کے ادارۂ علوم اسلامیہ کو ایک خاص اولیت و اہمیت حاصل ہے۔

یہ ادارہ مارچ ۱۹۵۴ء میں پروفیسر عبدالعلیم کی سربراہی میں قائم ہوا۔ اور اس کے بنیادی مقاصد حسب ذیل قرار پائے:۔

الف۔ اسلامی تہذیب وتمدن کے مطالعہ کو فروغ دینا۔

ب۔ دنیائے اسلام بالخصوص مشرق اوسط و شمالی افریقہ کے سیاسی، معاشی، معاشرتی اور ثقافتی رجحانات کا تحقیقی جائزہ۔

ج - جدید عربی، فارسی اور ترکی زبان کی تعلیم و ترویج۔

اسطرح اگرچہ اس ادارہ کا دائرہ کار کافی وسیع ہو جاتا ہے مگر اپنے محدود وسائل کے پیش نظر اس نے اپنی توجہ کو بڑی حد تک دنیائے عرب پر ہی مرکوز رکھا۔ کچھ عرصہ تک صرف ایک تحقیقی ادارے کی حیثیت سے کام کرنے کے بعد ۱۹۶۸ء سے اس نے تحقیق کے ساتھ ساتھ تدریس کی بھی ذمہ داری سنبھالی اور اب بیک وقت دونوں خدمات انجام دے رہا ہے۔ اور اس کے تحت پنجاب یونیورسٹی سے کر بی، اے اور ایم، اے تک کی تعلیم دی جاتی ہے نیز ریسرچ کا بھی انتظام ہے، جس میں ہندوستان کے علاوہ عرب و دیگر ممالک کے طلبا شرکت کرتے ہیں، تدریس و تحقیق میں بھی عرب ممالک اور ان کے مسائل پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور نصاب تعلیم کی تشکیل کے وقت بھی عربوں کی قدیم تاریخ کے مطالعہ و جائزہ کے ساتھ ساتھ ان کے موجودہ مسائل کا خاص خیال رکھا جاتا ہے اسی لئے بی، اے اور ایم، اے کے نصاب میں مشرق اوسط کے جدید رجحانات عرب قومیت اور عرب اتحاد جیسے اہم موضوعات شامل ہیں، اور اس موقعہ پر یہ عرض کرنا شاید بیجا نہ ہو کہ یہ پہلی یونیورسٹی ہے جس نے عرب لیگ کی دس سالہ خدمات کے تحقیقی جائزہ پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری عطا کی ہے اس سے قبل خود عرب ممالک میں بھی عرب لیگ پر جو کام ہوا، اس کا دائرہ "میثاق جامعہ الدول العربیہ" کے تجزیہ و تحقیقی مطالعہ تک ہی محدود رہا۔

ادارہ کے مذکورہ بالا اہم مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے تدریس و تحقیق کے علاوہ وقتاً فوقتاً عرب و دیگر ممالک سے اساتذہ کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ وزیٹنگ پروفیسر کی حیثیت سے کچھ دنوں طلباء و اساتذہ کے ساتھ رہ کر ان سے تبادلۂ خیالات کریں نیز کسی خاص موضوع پر کچھ خطبات بھی دیں اس سلسلہ میں عرب سے جو اساتذہ وقتاً فوقتاً تشریف لائے ان میں بیروت کی امریکن یونیورسٹی میں دنیائے عرب کی تاریخ معاصر کے استاد پروفیسر نقولا زیادہ خصوصیات کے ساتھ قابل ذکر ہیں جنھوں نے شمالی افریقہ پر کئی خطبات دیے جو بعد میں ادارہ نے کتابی شکل میں WHITHER NORTH AFRICA

کے نام سے شائع بھی کر دیئے،

اس کے علاوہ دنیائے عرب سے جو اہم دینی، علمی اور سیاسی شخصیتیں وقتاً فوقتاً ہندوستان آتی ہیں، ادارہ انہیں بھی دعوت دیتا ہے، کہ وہ طلبا و اساتذہ کو اپنے زریں خیالات سے مستفید فرمائیں، جن علمی و دینی شخصیتوں نے ادارہ کی دعوت کو شرف قبولیت بخشا، ان میں پروفیسر امین الخولی، پروفیسر عبداللہ العربی، پروفیسر علی الحسنی الخربوطلی، شیخ الازہر ڈاکٹر عبدالحلیم محمود اور امام الحرمین شیخ عبدالعزیز آل شیخ کے اسمار خصوصیت سے قابل ذکر ہیں

ان خطبات کے علاوہ ادارہ اس کا بھی اہتمام کرتا ہے کہ کسی اہم علمی شخصیت پر کوئی جشن منا کر اس کی یاد تازہ کرے، اور اس کی علمی اور تحقیقی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرے چنانچہ جنوری ۱۹۵۸ء میں اس ادارہ نے مشہور عرب مورخ و جغرافیہ داں ابوالحسن علی بن الحسین المسعودی م ۹۵۶ء کے جشن ہزار سالہ کا اہتمام کیا، جس میں یورپ و امریکہ کے نامور مستشرقین کے علاوہ لبنان سے پروفیسر نقولا زیادہ نے بھی شرکت کی، اور مقالہ پیش کیا نیز اس وقت ہندوستان میں متعین عرب سفرار میں سے سفیر لبنان سید حکیم عزالدین اور سفیر سوڈان جناب رحمت اللہ عبداللہ نے شرکت کی اور شامی سفیر کی نمائندگی جناب سید سلیقی حمدی نے کی، اس موقع پر عرب ممالک سے جن لوگوں نے تہنیتی پیغامات بھیجے اس میں مصر کے سابق صدر مرحوم جمال عبدالناصر اور عراق کے آخری تاجدار مرحوم شاہ فیصل ثانی خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں،

ان وقتی جشنوں کے علاوہ ادارہ کے زیر اہتمام ہر تیسرے سال ہندوستان کی کسی نہ کسی یونیورسٹی یا علمی ادارہ کے تحت کل ہند موتمر علوم اسلامیہ کا اجلاس منعقد کیا جاتا ہے جس میں ہندوستان کے مختلف گوشوں سے علمار و فضلار اور اساتذہ و محققین شرکت کرتے ہیں اس موتمر کے دائرہ کار کے تعین کے وقت بھی عرب تہذیب و تمدن کے مطالعہ اور دنیائے عرب کے سیاسی، معاشی، معاشرتی اور ثقافتی مسائل کے جائزہ کو خاص طور پہ جگہ دی گئی ہے، بحمداللہ

اس قسم کی آٹھ کانفرنسیں اب تک منعقد ہو چکی ہیں اور یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔

ادارہ کی جانب سے ۱۹۵۷ء سے ایک انگریزی رسالہ BULLETIN OF THE INSTITUTE OF ISLAMIC STUDIES کے نام سے سال میں ایک بار اور ۱۹۶۲ء سے ایک اردو رسالہ مجلہ علوم اسلامیہ کے نام سے سال میں دو بار شائع ہوتا ہے جس میں وقتاً فوقتاً عربی کے مضامین بھی شائع ہوتے ہیں، ان دو مستقل رسالوں کے علاوہ ادارہ اب تک عربی اردو اور انگریزی میں مختلف موضوعات پر ستائیس کتابیں شائع کر چکا ہے، جن میں سے عربی میں یا دنیائے عرب سے متعلق حسب ذیل کتب خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

۱۔ عربی زبان میں :-

۱- احمد بن محمد الخطابی کی "البیان فی اعجاز القرآن" جسے پروفیسر عبد الحلیم نے ایڈیٹ کیا ہے،

۲- "کتاب معرفۃ المذاہب" اسے بھی پروفیسر عبد العلیم نے ایڈٹ کیا ہے۔ مگر اس کے مصنف کا نام ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا ہے۔

۳- "وصف الہند ما یجاورہا" یہ الشریف الادریسی کی کتاب "نزہۃ المشتاق فی اختراق الآفاق" کا انتخاب ہے جسے پروفیسر مقبول احمد نے ایڈیٹ کیا ہے،

۴- ابن بکیر البغدادی کی "فضائل من اسمہ احمد و محمد" جسے پروفیسر مختار الدین احمد نے ایڈٹ کیا ہے۔

۵- ابو بکر محمد ابو عثمان الخالدیان کی المختار من شعر ابن الدمینہ جسے بھی موصوف نے ایڈیٹ کیا ہے۔

مشہور ہندوستانی مورخ و مصنف غلام علی آزاد بلگرامی کی "سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان" جسے ڈاکٹر فضل الرحمٰن ندوی نے ایڈٹ کر کے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل

کی ہے۔

(ب) انگریزی مطبوعات :۔

۱۔ پروفیسر محمد شفیع الگوائی کی THE UNITED STATES AND ARAB WORLD 1945-52 جو ان کا ڈاکٹریٹ کا مقالہ ہے۔

۲۔ پروفیسر لقولا زیادہ کی۔ WHITHER NORTH AFRICA یہ ان خطبات کا مجموعہ ہے جو انھوں نے اس ادارہ کے ماتحت دیے۔

۳۔ AL-MASUDI MILLENAIY CELEBR ATION یہ VOLUME المسعودی کے اس جشن ہزار سالہ کی روئداد ہے جس کا اوپر ذکر آچکا ہے۔

۴۔ THE ARAB LEAGUE 1945-55 یہ میرا ڈاکٹریٹ کا مقالہ ہے۔ نظر ثانی و اضافہ کے بعد شائع کیا گیا ہے اور اب تک اس موضوع و میدان پر تنہا کتاب ہے

۵۔ ARAB GEOGRAPLY یہ موسیو جوزف رینود (1848، 1690) کی فرنسیسی کتاب GEOGRAPHIED' ABOULFEDA کے دیباچہ کے حصہ ثانی کا انگریزی میں ترجمہ ہے جو پروفیسر مظفر علی مرحوم نے کیا تھا

۶۔ ARAB GEOGRAPHIAL THOUGHT۔ یہ مذکورہ بالا کتاب کے دیباچہ کے تیسرے حصہ کا انگریزی ترجمہ ہے جسے مظفر علی مرحوم نے ہی کیا تھا۔

۷۔ MUHAMMAD ABDUL یہ ڈاکٹر محمود الحق کی ڈاکٹریٹ کا مقالہ ہے

ج۔ اردو کتابیں :۔

۱۔ ڈاکٹر حافظ غلام مصطفےٰ کی ابن الفارض : عربی صوفیانہ شاعری کی ایک منفرد شخصیت

۲۔ ڈاکٹر محمود الحق کی عبدالرحمٰن الکواکبی اور

۳۔ انہی کی ایک تالیف جو عرب ممالک کے تعارفی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

اس وقت ادارہ کے تحقیقی و تدریسی عملہ میں ایک پروفیسر، چار ریڈر اور آٹھ لکچرر ہیں۔ ادارہ کی اپنی ایک مخصوص لائبریری بھی ہے جو عربی، فارسی، ترکی، اردو، اور انگریزی اور دیگر مغربی زبانوں کی تقریباً پچیس ۲۵ ہزار منتخب کتابوں پر مشتمل ہے۔ اس میں ہندوستان و بیرونی ممالک سے تقریباً سو علمی و تحقیقی رسائل اور اہم اخبارات آتے ہیں جن میں ایک معتدبہ تعداد عربی اخبارات و رسائل کی ہے۔ ان کے علاوہ کچھ مائیکرو فلم اور فوٹوگراف ہیں، اور اس لحاظ سے یہ نہ صرف ہندوستان بلکہ ایشیا، کی اپنی نوعیت کی واحد لائبریری ہے جس میں جدید دنیائے اسلام بالخصوص عرب دنیا پر بھی اس قدر تحقیقی مواد مل جاتا ہے، اسی لئے نہ صرف ہندوستان کی دوسری یونیورسٹیوں سے بلکہ وقتاً فوقتاً بیرون ہند سے بھی دانش جو و محققین اس لائبریری سے استفادہ کی غرض سے آتے رہتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے اس ادارہ کا ایک خاص مقصد عرب علماء و فضلاء اور مصنفین اور محققین کے درمیان علمی و ثقافتی روابط کو فروغ دینا اور کتب و رسائل کے باہمی تبادلہ کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ اس لئے ادارہ اس علمی و عملی سلسلہ میں ہر قسم کی پیش کش کا خیر مقدم کرے گا، اور اپنی جانب سے بھی ہر قسم کے علمی عملی تعاون میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے گا۔

(بشکریہ آل انڈیا ریڈیو)